سوال

حج کی راہ میں کسی رکاوٹ کا پیش آجانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی حج یا عمرہ کےلیے لبیک کہتا ہوا میقات سے گزر جائے اور اس نے نیت کرتے ہوئے کسی شرط کو عائد نہ کیا ہو اور اسے بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکاوٹ پیش آجائے جس کی وجہ سے وہ حج یا عمرہ کو مکمل نہ کرسکتا ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح کے شخص کو "محصر" کہتے ہیں۔ اگر اس نے کوئی شرط نہ بھی ذکر کی ہو اور اسے کوئی ایسی رکاوٹ پیش آجائے جس کی وجہ سے وہ (حج یا عمرہ) مکمل نہ کرسکتا ہو تو اس صورت میں اگر اس کےلیے صبر کرنا ممکن ہو کہ شاید یہ رکاوٹ دور ہوجائے اور اس کےلیے حج یا عمرہ کو مکمل کرنا ممکن ہوجائے تو اسے صبر کرنا چاہیے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو صحیح بات یہ ہے کہ وہ محصر ہے اور محصر کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَإِن أُحصِرتُم فَمَا استَيسَرَ مِنَ الهَدىِ ۖ وَلا تَحلِقوا رُءوسَكُم حَتّىٰ يَبلُغَ الهَدىُ مَحِلَّهُ ... سورة البقرة 196

"اوراگر تم (راستے میں) روک لیے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو) اور جب قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے سر نہ منڈاو۔"

صحیح بات یہ ہے کہ یہ رکاوٹ دشمن کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے اور دشمن کے علاوہ کسی اور وجہ سے بھی، تو اس صورت میں قربانی کردی جائے، بال منڈوا یا کٹوادیے جائیں اور احرام کھول دیا جائے۔ محصر کےلیے یہی حکم ہے کہ اسے جہاں روک دیا جائے، وہ وہاں جانور ذبح کردے خواہ وہ جگہ حدود حرم کے اندر ہو یا اس سے باہر، اور قربانی کے گوشت کو اسی جگہ کے فقراء میں تقسیم کردے خواہ وہ جگہ حرم سے باہر ہو اور اگر وہاں گوشت لینے والے لوگ موجود نہ ہوں تو اسے فقرائے حرم کے پاس یا اس جگہ کے گردو پیش یا بعض بستیوں وغیرہ کے فقراء کے پاس پہنچا دیا جائے۔ قربانی کے بعد بال منڈوائے یا کٹوائے اور احرام کھول دے۔ اور اگر قربانی کی طاقت نہ ہو تو دس روزے رکھ لے اور پھر بال منڈوا یا کٹوا دے اور احرام کھول دے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی